روزنامہ
الفضل
C.P.L 29-FD ٹیلی فون نمبر 047-6213029
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعرات 26 جنوری 2006ء 25 ذوالحج 1426 ہجری 26 صلح 1385 ہش جلد 56-91 نمبر 19

دعائے ہدایت

ایک روز حضرت ابوہریرہؓ نے اپنی مشرک والدہ کو اسلام قبول کرنے کیلئے کہا مگر اس نے رسول اللہؐ کی شان میں گستاخی کی۔ ابوہریرہؓ بڑے کرب کے ساتھ دربار نبوی میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ عرض کیا رسول اکرمؐ نے دعا کی کہ اے اللہ ابوہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔ ابوہریرہ گھر واپس آئے تو ان کی والدہ نے کلمہ پڑھ کر اسلام قبول کر لیا۔

(الاصابہ جلد4 صفحہ 204 مطبوعہ مصر)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بات یہ ہے کہ ایک طرف تو حضرت احدیت جلشانہٗ کی ذات نہایت درجہ استغناء اور بے نیازی میں پڑی ہے اس کو کسی کی ہدایت اور ضلالت کی پروا نہیں۔ اور دوسری طرف وہ بالطبع یہ بھی تقاضا فرماتا ہے کہ وہ شناخت کیا جائے اور اس کی رحمت ازلی سے لوگ فائدہ اٹھاویں۔ پس وہ ایسے دل پر جو اہل زمین کے تمام دلوں میں سے محبت اور قرب سبحانہٗ کا حاصل کرنے کے لئے کمال درجہ پر فطرتی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے۔ اور نیز کمال درجہ کی ہمدردی بنی نوع کی اس کی فطرت میں ہے تجلی فرماتا ہے اور اس پر اپنی ہستی اور صفات ازلیہ ابدیہ کے انوار ظاہر کرتا ہے اور اس طرح وہ خاص اور اعلیٰ فطرت کا آدمی جس کو دوسرے لفظوں میں نبی کہتے ہیں اس کی طرف کھینچا جاتا ہے۔ پھر وہ نبی بوجہ اس کے کہ ہمدردی بنی نوع کا اس کے دل میں کمال درجہ پر جوش ہوتا ہے اپنی روحانی توجہات اور تضرع اور انکسار سے یہ چاہتا ہے کہ وہ خدا جو اس پر ظاہر ہوا ہے۔ دوسرے لوگ بھی اس کو شناخت کریں اور نجات پاویں اور وہ دلی خواہش سے اپنے وجود کی قربانی خداتعالیٰ کے سامنے پیش کرتا ہے اور اس تمنا سے کہ لوگ زندہ ہو جائیں کئی موتیں اپنے لئے قبول کر لیتا ہے اور بڑے مجاہدات میں اپنے تئیں ڈالتا ہے جیسا کہ اس آیت میں اشارہ ہے (۔) یعنی کیا تو اس غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ کافر لوگ کیوں ایمان نہیں لاتے۔ تب اگرچہ خدا مخلوق سے بے نیاز اور مستغنی ہے مگر اس کے دائمی غم اور حزن اور کرب وقلق اور تذلل اور نیستی اور نہایت درجہ کے صدق اور صفا پر نظر کر کے مخلوق کے مستعد دلوں پر اپنے نشانوں کے ساتھ اپنا چہرہ ظاہر کر دیتا ہے اور اس کی پرجوش دعاؤں کی تحریک سے جو آسمان پر ایک صعبناک شور ڈالتی ہیں خداتعالیٰ کے نشان زمین پر بارش کی طرح برستے ہیں۔ اور عظیم الشان خوارق دنیا کے لوگوں کو دکھلائے جاتے ہیں جن سے دنیا دیکھ لیتی ہے کہ خدا ہے اور خدا کا چہرہ نظر آتا ہے۔ لیکن اگر وہ پاک نبی اس قدر دعا اور تضرع اور ابتہال سے خداتعالیٰ کی طرف توجہ نہ کرتا اور خدا کے چہرہ کی چمک دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے اپنی قربانی نہ دیتا اور ہر ایک قدم میں صدہا موتیں قبول نہ کرتا تو خدا کا چہرہ دنیا پر ہرگز ظاہر نہ ہوتا۔ کیونکہ خداتعالیٰ بوجہ استغناء ذاتی کے بے نیاز ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے (۔) خدا تو تمام دنیا سے بے نیاز ہے اور جو لوگ ہماری راہ میں مجاہدہ کرتے ہیں اور ہماری طلب میں کوشش کو انتہا تک پہنچا دیتے ہیں انہیں کے لئے ہمارا یہ قانون قدرت ہے کہ ہم ان کو اپنی راہ دکھلا دیا کرتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 116)

خلافت جوبلی دعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔ احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ آمین

ماہر امراض قلب کی آمد

مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن نوری صاحب ماہر امراض قلب مورخہ 4-5 فروری 2006ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ (معائنہ صبح 8:00 بجے سے دوپہر 2:00 تک ہوگا)

ضرورت منداحباب میڈیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر ضروری ٹیسٹ/ای سی جی وغیرہ کروالیں اور پرچی روم سے اپنا وقت حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

وزیٹنگ فیکلٹی (Visiting Faculty) کا اعلان اس ویب سائٹ پر بھی کیا جاتا ہے۔

(www.foh-rabwah.org)

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

احباب محتاط رہیں

ساجد احمد کھوکھر ولد محمد حیات۔ توصیف احمد گل ولد محمد امین ساکنان سانگرہ لوگوں کو دھوکہ دے کر رقم بٹورتے ہیں پھر لوگوں کو بلیک میل کرتے ہیں۔ جعلی کرنسی کا کام بھی کرتے ہیں۔ احباب ان سے محتاط رہیں۔

(ناظر امور عامہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت دین حق نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ دین نے عورت کو بلند مقام دیا ہے اوراس سے عظیم توقعات وابستہ کی ہیں۔

دین حق عورتوں کو جو بعض احکامات کا پابند کرتا ہے تو اس سے وہ ان کی عزت احترام اور تکریم پیدا کرنا چاہتا ہے اور معاشرہ کو پاک اور جنت نظیر بنانا چاہتا ہے

عورتوں کے مقام اور ان سے وابستہ عظیم توقعات کا ذکر کرتے ہوئے احمدی خواتین کو زریں نصائح

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا 23/اگست 2003ء کو جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر لجنہ اماء اللہ سے خطاب)

خطاب کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے درج ذیل آیت تلاوت فرمائی:۔(۔)

(النساء:2) اور فرمایا:۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ ہے: اے لوگو اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو۔ تمہیں اللہ نے نفس واحدہ سے پیدا فرمایا ہے۔ اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھر ان دونوں میں سے مردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو۔ اور رحموں کے تقاضوں کا بھی خیال رکھا کرو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کی مختصر تفسیر یہ فرمائی ہے کہ:

''نفس واحدہ کے بہت سے مفاہیم ہیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ ہم نے تمہیں نفس واحدہ سے پیدا کیا یعنی تمہاری عزت مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہے۔ تمہارے حقوق مرد اور عورت کے لحاظ سے برابر ہیں۔ تم نفس واحدہ کی پیداوار ہو۔ اور تمہیں ایک دوسرے پر برتری حاصل نہیں۔

نفس واحدہ سے پیدا ہونے کا ایک دوسرا مطلب یہ ہے کہ انسانی زندگی کا آغاز ایک ایسے جاندار سے ہوا ہے جو اپنی ذات میں نہ نر تھا نہ مادہ۔ افزائشِ نسل کے لئے زندگی کی ایک ہی ابتدائی قسم استعمال ہوتی تھی جسے نفس واحدہ فرمایا گیا ہے۔ یعنی وہ قسم نہ نر تھی نہ مادہ۔ پس اس پہلو سے نہ نر کو مادہ پر کوئی فوقیت حاصل ہے اور نہ مادہ کو نر پر''۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع برموقع جلسہ سالانہ انگلستان 26/جولائی 1986ء)

(۔) کی خوبصورت تعلیم پر مغرب میں جہاں اور بہت سے اعتراض کئے جاتے ہیں وہاں ایک یہ بھی ہے کہ عورت کو اس کا صحیح مقام نہیں دیا جاتا۔ یہ ایک انتہائی جھوٹا اور گھناؤنا الزام ہے جو عورت کے دل سے (۔) کی حسین تعلیم کو نکالنے کے لئے دجالی قوتوں نے لگایا ہے۔ حالانکہ مغرب جو آج عورت کی آزادی کا دعویدار ہے خود یہاں بھی ماضی میں چند دہائیاں پہلے تک عورت کو بہت سے حقوق سے محروم کیا جاتا تھا۔ تفصیلات میں اگر جاؤں تو سارا وقت انہی تفصیلات پر ختم ہوسکتا ہے کہ عورت پر یورپ میں، مغرب میں کیا کیا پابندیاں لگائی جاتی تھیں۔ مختصراً مثال دیتا ہوں کہ عورتوں سے مردوں کی نسبت زیادہ کام لیا جاتا تھا۔ عورتوں کو مرد کی جائیداد سمجھا جاتا تھا۔ عورت کو گواہی کا حق حاصل نہیں تھا۔ اور 1891ء تک، تقریباً سو سال پہلے تک، بہت سے مغربی ممالک میں عورت کو مرد کی طرف سے وراثت میں جائیداد ملنے کا جو حق ہے اس سے محروم رکھا گیا تھا۔ ووٹ کا بھی حق نہیں تھا۔ بعض ملکوں میں طلاق کی صورت میں عورت بچوں کے حق سے بھی محروم کر دی جاتی تھی۔ بیسویں صدی میں بھی بہت سے ایسے حقوق تھے جن سے عورتیں صرف اس لئے محروم تھیں کہ وہ عورت ہے۔ تو اِن لوگوں کو کیا حق پہنچتا ہے کہ (۔) پر اعتراض کریں کہ (۔) میں عورت کے حقوق نہیں ہیں۔ پس کوئی عورت، کوئی بچی مغرب کے اس دجل سے متاثر نہ ہو۔

اب یہ لوگ کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے اگر پہلے مغرب میں عورت کے حقوق نہیں تھے تو اب تو ہم نے قائم کر دئے ہیں۔ تو یہ غلط کہتے ہیں۔ یہ اب انہوں نے قائم نہیں کئے بلکہ یہ عورت نے خود لڑ بھڑ کر شور مچا کر ایک ردِعمل کے طور پر لئے ہیں۔ اگر آپ ان لوگوں کے گھروں میں جھانک کر دیکھیں تو ان حقوق کے حصول کے بعد مرد جو ظاہراً یہی کہتے ہیں کہ ٹھیک ہے آزادی ہونی چاہئے، عورت کو بھی آزادی ملنی چاہئے، حقوق ٹھیک ہیں، لیکن اس پر عموماً مرد خوش نہیں ہیں۔ کیونکہ یہ تمام ایک ردِعمل کے طور پر ہے اور اس طرح جو حقوق لئے جاتے ہیں وہ یقیناً غیر فطری ہوں گے اور جو چیز فطرت سے ٹکراؤ کے بعد ملے وہ کبھی سکون کا باعث نہیں بنتی۔ آپ مشاہدہ کرلیں مغرب کی زندگی اس نام نہاد آزادی اور غیر فطری حقوق کے بعد بے سکونی اور بے چینی کی زندگی ہے اور جو کوئی بھی اس غیر فطری طرزِعمل کو اختیار کرے گا وہ بے سکون ہی ہوگا۔ اس لئے ان کی اس چکا چوند سے اتنی متاثر نہ ہوں کہ یہ بہت آزادی کے علمبردار ہیں اور پتہ نہیں ان کی کتنی خوبیاں ہیں۔

اب اس کے مقابل پر دیکھیں کہ فطرت کے عین مطابق چودہ سو سال پہلے (۔) عورت کو کس طرح حقوق دے رہا ہے۔ اس کے مقام کا کس طرح تعین کر رہا ہے اور پھر کس طرح نشاندہی کر رہا ہے۔ یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے یہ نکاح کے وقت تلاوت کی جاتی ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! مردو اور عورتو! اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اس سے ڈرو اور اس کے احکامات کی تعمیل کرو۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی ادا کرو اور بندوں کے حقوق بھی ادا کرو۔ حقوق اللہ ادا کرنے سے تمہارے دل میں اُس کی خشیت قائم رہے گی، تمہارا ذہن اِدھر اُدھر نہیں بھٹکے گا، تم دین پر قائم رہو گی، شیطان تم پر غالب نہیں آسکے گا، حقوق العباد ادا کرو گے۔ تم دونوں مردوں اور عورتوں کے لئے یہ حکم ہے۔ سب سے پہلے تو یہی ہے کہ عورت اور مرد ایک دوسرے کی ذمہ داریاں ادا کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھیں۔ ایک دوسرے کے حقوق کا پاس رکھیں۔ اپنے گھروں کو محبت اور پیار کا گہوارہ بنائیں اور اولاد کے حق ادا کریں۔ ان کو وقت دیں ان کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ کریں۔ بہت ساری چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جو ماں باپ دونوں کو بچوں کو سکھانی پڑتی ہیں، بجائے اس کے کہ بچہ باہر سے سیکھ کر آئے۔ ایک دوسرے کے ماں باپ بہن بھائی سے پیار و محبت کا تعلق رکھیں۔ ان کے حقوق ادا کریں اور یہ صرف عورتوں ہی کی ذمہ داری نہیں ہے بلکہ مردوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ اور اس طرح جو معاشرہ قائم ہوگا وہ پیار و محبت اور رواداری کا معاشرہ قائم ہوگا۔ اس میں لڑ بھڑ کر حقوق لینے کا سوال ہی نہیں ہے۔ تو اس میں ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ ہر عورت ہر مرد ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کے لئے قربانی کی کوشش کر رہا ہوگا۔

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہ میری تعلیم ہے۔ یہ ایک دوسرے کے حقوق ہیں۔ یہ عورت اور مرد کی ذمہ واریاں ہیں۔ یہی ہیں جو فطرت کے عین مطابق ہیں۔ مَیں نے تمہیں چھوڑا نہیں بلکہ مَیں تم پر نگران بھی ہوں۔ مَیں دیکھ رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ کس حد تک تم اس پر عمل کرتے ہو۔ اگر صحیح رنگ میں عمل کرو گے تو میرے فضلوں کے وارث بنو گے۔ تمہیں قطعاً مغربی معاشرے سے متاثر ہونے کی، ان کی نقل کرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ بلکہ وہ تمہارے سے متاثر ہوں گے اور کچھ سیکھیں گے، (۔) کی خوبیاں اپنائیں گے۔

اور پھر یہ ہے کہ یہ حقوق ادا کرنے کے طریق کیا ہوں گے، کس طرح اپنی ذمہ واریاں ادا کرنی ہوں گی؟ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ اس بارے میں فرماتا ہے کہ (۔) (النحل: 98) جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں مناسبِ حال عمل کرے، مرد ہو یا عورت، ہم ان کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم ان تمام لوگوں کو ان کے بہترین عمل کے مطابق ان کے تمام اعمالِ صالحہ کا بدلہ دیں گے۔

تو اس آیت سے مزید وضاحت ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو بلا تخصیص اس کے کہ وہ مرد ہیں یا عورت، یہ خوشخبری دی ہے کہ اگر تم نیک اعمال بجالا رہے ہو، میرے حکموں کے مطابق چل رہے ہو، تمہارے اعمال ایسے ہیں جو ایک مومن کے ہونے چاہئیں تو خوش ہو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائے گا، تمہاری زندگیاں خوشیوں سے بھر دے گا۔ ظاہر ہے جب تم نیک اور صالح اعمال بجالا رہے ہوگے تو تمہاری اولادیں بھی نیکی کی طرف قدم مارنے والی ہوں گی اور تمہارے لئے خوشی کا باعث بنیں گی، تمہارے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک ہوں گی۔

پس ہمارا خدا ایسا خدا نہیں جو ہر وقت اپنی مُٹھی بند رکھے۔ دینے میں بخل سے کام نہیں لیتا، بڑا دیالو ہے۔ لیکن تمہارے بھی کوئی فرائض ہیں، کچھ ذمہ داریاں ہیں، ان کو ادا کرو تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی بے انتہا بارش تم پر ہوگی۔

(۔) نے عورت کو کیا مقام دیا ہے؟ اُس سے کیا توقعات وابستہ رکھی ہیں؟ اس سلسلے میں ایک اقتباس حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا پیش کرتا ہوں۔ کہتے ہیں:

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/4 روپے

’’(۔) نے عورت کو ایک عظیم معلّمہ کے طور پر پیش کیا ہے۔ صرف گھر کی معلّمہ کے طور پر نہیں بلکہ باہر کی معلّمہ کے طور پر بھی۔ ایک حدیث میں حضرت اقدس محمد ﷺ کے متعلق یہ آتا ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا دین عائشہ سے سیکھو۔ اور جہاں تک حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایات کا تعلق ہے وہ تقریباً آدھے دین کے علم پر حاوی ہیں۔ بعض اوقات آپؓ نے علوم دین کے تعلق میں اجتماعات کو خطاب فرمایا اور صحابہؓ بکثرت آپؓ کے پاس دین سیکھنے کے لئے آپؓ کے دروازے پر حاضری دیا کرتے تھے۔ پردہ کی پابندی کے ساتھ آپؓ تمام سائلین کے تشفی بخش جواب دیا کرتی تھیں‘‘۔

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الرابع برموقع جلسہ سالانہ انگلستان 26؍جولائی 1986ء)

تو یہ ہے عورت کے مقام کا وہ حسین تصور جو (۔) نے پیش کیا ہے جس سے ایک سلجھی ہوئی قابلِ احترام شخصیت کا تصور ابھرتا ہے۔ وہ جب بیوی ہے تو اپنے خاوند کے گھر کی حفاظت کرنے والی ہے، جہاں خاوند جب واپس گھر آئے تو دونوں اپنے بچوں کے ساتھ ایک چھوٹی سی جنت کا لُطف اُٹھا رہے ہوں۔ جب ماں ہے تو ایک ایسی ہستی ہے کہ جس کے آغوش میں بچہ اپنے آپ کو محفوظ ترین سمجھ رہا ہے۔ جب بچے کی تربیت کر رہی ہے تو بچے کے ذہن میں ایک ایسی فرشتہ صفت ہستی کا تصور اُبھر رہا ہے جو کبھی غلطی نہیں کر سکتی، جس کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اس لئے جو بات کہہ رہی ہے وہ یقیناً صحیح ہے، سچ ہے۔ اور پھر بچے کے ذہن میں یہی تصور اُبھرتا ہے کہ میں نے اس کی تعمیل کرنی ہے۔ اسی طرح جب وہ بہو ہے تو بیٹیوں سے زیادہ ساس سسر کی خدمت گزار اور جب ساس ہے تو بیٹیوں سے زیادہ بہوؤں سے محبت کرنے والی ہے۔ اس طرح مختلف رشتوں کو گنتے چلے جائیں اور ایک حسین تصور پیدا کرتے چلے جائیں جو (۔) کی تعلیم کے بعد عورت اختیار کرتی ہے۔ تو پھر ایسی عورتوں کی باتیں اثر بھی کرتی ہیں اور ماحول میں ان کی چمک بھی نظر آ رہی ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک کی جواب دہی ہوگی۔ امام نگران ہے اس کی جواب دہی ہوگی۔ آدمی اپنے گھر والوں پر نگران ہے اور اُس سے جواب طلبی ہوگی۔ اور عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے اور اُس سے اُس بارے میں بھی جواب طلبی ہوگی۔ اور غلام اپنے آقا کے مال کا نگران ہے اور اُس سے بھی جواب دہی ہوگی۔ سنو! تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اُس کی نگرانی کے متعلق جواب طلب کیا جانے والا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعة۔ صحیح مسلم کتاب الامارة۔)

یہاں کیونکہ میں عورتوں کے متعلق باتیں کر رہا ہوں اس لیے اُن کے بارے میں عرض کرتا ہوں جیسا کہ اس حدیث میں آیا اور میں پہلے بھی بیان کر چکا ہوں کہ عورت اپنے خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ اُس کی دیکھ بھال، صفائی، سُتھرائی، ٹکاؤ، گھر کا حساب کتاب چلانا، خاوند جتنی رقم گھر کے خرچ کے لئے دیتا ہے اُسی میں گھر چلانے کی کوشش کرنا، پھر بعض سگھڑ خواتین ایسی ہوتی ہیں جو تھوڑی رقم میں بھی ایسی عمدگی سے گھر چلا رہی ہوتی ہیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اتنی تھوڑی رقم میں اس عمدگی سے گھر چلا رہی ہیں۔ اور اگر معمول سے بڑھ کر رقم ملے تو پس انداز بھی کر لیتی ہیں، بچا بھی لیتی ہیں اور اس سے گھر کے لئے کوئی خوبصورت چیز بھی خرید لیتی ہیں یا پھر بچیوں کے جہیز کے لئے کوئی چیز بنالی۔ تو ایسی مائیں جب بچوں کی شادی کرتی ہیں تو حیرت ہوتی ہے کہ اتنی تھوڑی آمدنی والی نے ایسا اچھا جہیز کس طرح اپنی بچیوں کو دے دیا۔ اس کے مقابل پر بعض ایسی ہیں جن کے ہاتھوں میں لگتا ہے کہ سوراخ ہیں۔ جتنی مرضی رقم ان کے ہاتھوں میں رکھتے چلے جاؤ، پتہ ہی نہیں چلتا کہ پیسے کہاں گئے۔ اچھی بھلی آمدنی ہوتی ہے اور گھروں میں ویرانی کی حالت نظر آ رہی ہوتی ہے۔ بچوں کے حلیے، ان کی حالت ایسی ہوتی ہے لگتا ہے کہ جیسے کسی فقیر کے بچے ہیں۔ ایسی ماؤں کے بچے پھر احساسِ کمتری کا بھی شکار ہو جاتے ہیں اور پھر بڑھتے بڑھتے ایسی حالت کو پہنچ جاتے ہیں جب وہ بالکل ہی ہاتھوں سے نکل جائیں۔ اور اس وقت پچھتانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پس اللہ کے رسول نے آپ کو متنبہ کر دیا ہے، وارننگ دے دی ہے کہ اگر تم اپنے خاوندوں کے گھروں کی صحیح رنگ میں نگرانی نہیں کرو گی تو تمہیں پوچھا جائے گا، تمہاری جواب طلبی ہوگی۔ اور جیسا کہ میں نے اوپر کہا ہے اس کے نتائج پھر اس دنیا میں بھی ظاہر ہونے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے اب تمہارے لئے خوف کا مقام ہے۔ ہر عورت کو اپنے گھر کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ اور جب آپ اپنے خاوندوں کے گھروں کی نگرانی کے اعلیٰ معیار قائم کریں گی، بچوں کا خیال رکھیں گی، خاوند کی ضروریات کا خیال رکھیں گی اور ان کا کہنا ماننے والی ہوں گی تو ایسی عورتوں کو اللہ کا رسول اتنا ہی ثواب کا حق دار قرار دے رہا ہے جتنا کہ عبادت گزار مرد اور اس کی راہ میں قربانی کرنے والے مرد کو ثواب ملے گا اور پھر ساتھ ہی جنت کی بھی بشارت ہے جیسا کہ یہ حدیث ہے۔ مَیں بیان کرتا ہوں۔

’’ایک دفعہ اسماء بنتِ یزید انصاری آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عورتوں کی نمائندہ بن کر آئیں اور عرض کیا حضور! میرے ماں باپ آپ پر فِدا ہوں، میں عورتوں کی طرف سے حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو مردوں اور عورتوں سب کی طرف مبعوث فرمایا ہے۔ ہم عورتیں گھروں میں بند ہو کر رہ گئی ہیں اور مردوں کو یہ فضیلت اور موقع حاصل ہے کہ وہ نماز باجماعت، جمعہ اور دوسرے مواقع میں شامل ہوتے ہیں۔ نمازِ جنازہ پڑھتے ہیں، حج کے بعد حج کرتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں۔ اور جب آپ میں سے کوئی حج، عمرہ یا جہاد کی غرض سے جاتا ہے تو ہم عورتیں آپ کی اولاد اور آپ کے اموال کی حفاظت کرتی ہیں۔ اور سوت کات کر آپ کے کپڑے بُنتی ہیں۔ آپ کے بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تعلیم و تربیت کی ذمہ داری بھی سنبھالے ہوئے ہیں۔ کیا ہم مردوں کے ساتھ ثواب میں برابر کی شریک ہو سکتی ہیں۔ جب کہ مرد اپنا فرض ادا کرتے ہیں اور ہم اپنی ذمہ داری نبھاتی ہیں۔ اسماء کی یہ بات سُن کر حضور صحابہ کی طرف مُڑے اور انہیں مخاطب کر کے فرمایا کہ اس عورت سے زیادہ عمدگی کے ساتھ کوئی عورت اپنے مسئلہ اور کیس کو پیش کر سکتی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا حضور ہمیں تو گمان بھی نہیں تھا کہ کوئی عورت اتنی عمدگی کے ساتھ اور اتنے اچھے پیرایہ میں اپنا مقدمہ پیش کر سکتی ہے۔ پھر آپ اسماء کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے خاتون! اچھی طرح سمجھ لو اور جن کی تم نمائندہ بن کر آئی ہو اُن کو جا کر بتا دو کہ خاوند کے گھر کی عمدگی کے ساتھ دیکھ بھال کرنے والی اور اُسے اچھی طرح سنبھالنے والی عورت کو وہی ثواب اور اجر ملے گا جو اُس کے خاوند کو اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے پر ملتا ہے۔‘‘

(تفسیر الدرالمنثور۔ تفسیر سورة النساء۔ زیر آیة ﴿الرّجال قوّامُون عَلَی النّساء﴾)

پھر ایک حدیث میں آتا ہے کہ

’’جس عورت نے پانچوں وقت کی نماز پڑھی اور رمضان کے روزے رکھے اور اپنے آپ کو بُرے کاموں سے بچایا اور اپنے خاوند کی فرمانبرداری کی اور اُس کا کہنا مانا، ایسی عورت کو اختیار ہے کہ جنت میں جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔‘‘

(مجمع الزوائد۔ کتاب النکاح۔ باب فی حق الزوج علی المرأة)

پھر ایک حدیث ہے موسیٰ بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے والد کو یہ کہتے ہوئے سُنا کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ ’’اونٹوں پر سوار ہونے والی عورتوں میں سے بہترین عورتیں قریش کی عورتیں ہیں جو چھوٹے بچوں پر دوسروں کی نسبت زیادہ شفیق اور مہربان ہیں اور تنگی اور ترشی میں خاوندوں سے نرمی اور لطف کا سلوک کرنے والی ہیں۔‘‘

(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابة)

بعض عورتوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ بعض دفعہ حالات خراب ہو جاتے ہیں، مرد کی ملازمت نہیں رہی یا کاروبار میں نقصان ہوا، وہ حالات نہیں رہے، کشائش نہیں رہی تو ایک شور برپا کر دیتی ہیں کہ حالات کا رونا، خاوندوں سے لڑائی جھگڑے، انہیں برا بھلا کہنا، مطالبے کرنا۔ تو اس قسم کی حرکتوں کا نتیجہ پھر اچھا نہیں نکلتا۔ خاوند اگر ذرا سا بھی کمزور طبیعت کا مالک ہے تو فوراً قرض لے لیتا ہے کہ بیوی کے شوق کسی طرح پورے ہو جائیں اور پھر قرض کی دلدل ایک ایسی دلدل ہے کہ اس میں پھر انسان دھنستا چلا جاتا ہے۔ ایسے حالات میں کامل وفا کے ساتھ خاوند کا مددگار ہونا چاہئے، گزارا کرنا چاہئے۔ پھر چھوٹے بچوں سے شفقت کا سلوک کرنا چاہئے۔ جیسا کہ ایک حدیث میں عورت کی جو خصوصیات بیان کی گئیں ہیں ان میں آیا ہے کہ بچوں سے شفقت کرتی ہیں اور خاوندوں کی فرمانبردار ہیں تا کہ اُن کی تربیت بھی اچھی ہو، اُن کی اُٹھان اچھی ہو اور وہ معاشرے کا مفید وجود بن سکیں۔ تو (۔) صرف تمہارے حقوق نہیں قائم کرتا، جس طرح یورپ میں ہے کہ عورت کے حقوق، فلاں کے حقوق، بلکہ تمہاری نسلوں کے حقوق بھی قائم کرتا چلا جاتا ہے۔ ذرا سی بات پر شور شرابہ کرنے والی عورتوں کو یہ حدیث بھی ذہن میں رکھ کر استغفار کرتے رہنا چاہئے۔

حضرت ابنِ عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ’’آنحضرت ﷺ نے فرمایا: مجھے آگ دکھائی گئی تو مَیں کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں داخل ہونے والوں کی اکثریت عورتوں کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کا ارتکاب کرتی ہیں۔ عرض کیا گیا کہ کیا وہ اللہ کا انکار کرتی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں وہ احسان فراموشی کی مرتکب ہوتی ہیں۔ اگر تو اُن میں سے کسی سے ساری عمر احسان کرے اور پھر وہ تیری طرف سے کوئی بات خلاف طبیعت دیکھے تو کہتی ہے میں نے تیری طرف سے کبھی کوئی بھلائی نہیں دیکھی۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الایمان باب کفران العشیر وکفر دون کفر فیه)

پس ہر عورت کے لئے مقام خوف ہے، بہت استغفار کرے۔ پھر (۔) تمہارے حقوق قائم کرنے کے لئے کس طرح مردوں کو ارشاد فرما رہا ہے۔ مردوں کو تم پر سختی کرنے سے کس طرح روک رہا ہے۔ تھوڑی بہت کمیوں کمزوریوں کو نظرانداز کرنے کے بارے میں مردوں کو کس طرح سمجھایا جا رہا ہے۔ ایسی مثال دی ہے کہ مغربی معاشرے کے ذہن میں بھی کبھی ایسی مثال نہیں آ سکتی۔ جیسا کہ اس حدیث میں آتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ:

’’عورتوں کی بھلائی اور خیرخواہی کا خیال رکھو کیونکہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی ہے اور پسلی کا سب سے زیادہ کج حصہ اُس کا سب سے اعلیٰ حصہ ہوتا ہے۔ اگر تم اُسے سیدھا کرنے کی کوشش کرو گے تو اُسے توڑ ڈالو گے اگر تم اُس کو اُس کے حال پر ہی رہنے دو گے تو وہ ٹیڑھا ہی رہے گا۔ پس عورتوں سے نرمی کا سلوک کرو۔‘‘

(صحیح بخاری کتاب الانبیاء)

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

’’عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (۔) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے (۔) (البقرة:229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں

کے مردوں پر ہیں۔ بعض لوگوں کا حال سُنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں، گالیاں دیتے ہیں، حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریقے پر برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کردیتے ہیں۔ چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (۔) تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 300-جدید ایڈیشن)

تو یہ حسین تعلیم ہے جو (۔) نے عورتوں کے حقوق قائم کرنے کے لئے دی ہے۔ تنبیہ کی بھی صرف اس حد تک اجازت ہے کہ تنبیہ کی حد تک ہی ہو۔ یہ نہیں کہ مار دھاڑ اور ظلم زیادتی شروع ہو جائے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں۔ آپ کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں کہ:

''یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں، نہیں۔ ہمارے ہادیٔ کامل رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: (۔) تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں وہ نیک کہاں! دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کرسکتا ہے جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدوکوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اُس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مرگئی ہے۔ اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ (۔) (النساء: 20) اس کا مطلب یہ ہے کہ اُن سے اچھی طرح حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ ''ہاں اگر وہ بیجا کام کرے تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہئے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کرسکتا۔ اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اُس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کرسکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ پس مرد میں جلالی اور جمالی رنگ دونوں موجود ہونے چاہئیں۔''

(ملفوظات جلد اول صفحہ 403 جدید ایڈیشن)

صرف یہ نہیں کہ ہر وقت جلال ہی دکھاتا رہے۔ عورت کے یہ حقوق ہیں جو (۔) قائم کر رہا ہے۔

اور آج مغرب کے آزادی کے علمبردار عورت کی آزادی کے نعرے لگاتے ہیں جس میں آزادی کم اور بے حیائی زیادہ ہے۔ اور بعض لوگ اِن کے ان کھوکھلے نعروں کے جھانسے میں آکر آزادی کی باتیں کرنی شروع کردیتے ہیں۔ آزادی تو آج سے چودہ سو سال پہلے آنحضرت ﷺ نے دلوائی تھی جس کا اندازہ اس حدیث سے ہوتا ہے۔

بخاری کی روایت ہے، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ: ''ہمارا حال یہ ہوگیا تھا کہ ہم اپنے گھروں میں اپنی عورتوں سے بے تکلفی سے گفتگو کرتے ہوئے ڈرنے لگے تھے کہ کہیں یہ شکایت نہ کردیں''۔

(صحیح بخاری کتاب النکاح باب الوصاۃ بالنساء)

یعنی اگر زیادتی ہو جائے تو آنحضرت ﷺ کے پاس جا کر ہماری شکایت نہ کردیں۔ اب بتائیں! لاکھ قانون بنانے کے باوجود، کیا اس معاشرے میں مرد، عورت پر ظلم اور زیادتی نہیں کر رہا؟۔ اس مغربی معاشرے کو دیکھ لیں۔ کیا اب یہ مرد عورتوں پر ظلم و زیادتی کرنے سے باز آگئے ہیں؟۔ آپ کا جواب یقیناً نفی میں ہوگا۔ تو مغرب کی اندھی تقلید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پھر (۔) نے بعض حالات میں عورتوں کو حکم دیا ہے کہ بعض نفلی عبادتیں یا ایسی عبادتیں جو تمہارے پر اس طرح فرض نہیں جس طرح مردوں پر جیسا کہ پانچ وقت (۔) میں جا کر نماز پڑھنا وغیرہ۔ تو جب بھی ایسی صورت ہوتی آنحضرت ﷺ یہی ارشاد فرماتے تھے کہ وہ اپنے خاوندوں کے حکم کی پابندی کریں۔ لیکن بعض دفعہ بعض صحابہ اللہ کے خوف کی وجہ سے اس طرح سختی سے حکم نہیں دیتے تھے لیکن ناپسندیدگی کا اظہار کرتے تھے اور بعض دفعہ بعض صحابیات اپنی آزادی کے حق کو استعمال کرتے ہوئے کہا کرتی تھیں کہ اگر حکم ہے تو مانوں گی، ورنہ نہیں۔

اس بارہ میں ایک حدیث ہے کہ ایک دفعہ حضرت عمرؓ کا اپنی بیوی سے ایک معاملہ میں اختلاف رائے ہوگیا۔ اُن کی بیگم حضرت عاتکہؓ نماز کی بہت دلدادہ تھیں اور نماز باجماعت کی تو ان کو عادت پڑ چکی تھی۔ وہ نماز باجماعت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتی تھیں۔ پس جب پانچ وقت عورت گھر سے نکلے حالانکہ اس پر نماز اس طرح فرض بھی نہ ہو اور پانچ وقت مسجد میں پہنچے تو پیچھے گھر کی ضروریات کا کیا حال ہوتا ہوگا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے کچھ عرصہ تو حوصلہ دکھایا پھر آپ نے کہا کہ اچھا بی بی اب کافی ہوگئی ہے، تمہارے پر تو مسجد میں جا کر نمازیں پڑھنا فرض بھی نہیں ہے، گھر میں نمازیں پڑھنے کی اجازت ہے تم کیوں مسجد جاتی ہو۔ اور پھر یہ کہا کہ خدا کی قسم! تم جانتی ہو کہ تمہارا یہ فعل مجھے پسند نہیں ہے۔ تو اُن کی بیوی نے جواب دیا کہ واللہ! جب تک آپ مجھے مسجد جانے سے حکماً نہیں روکیں گے میں نہیں رکوں گی۔ اور حضرت عمرؓ کو یہ جُرأت نہیں ہوئی کہ بیوی کو حکماً مسجد جانے سے روک سکیں۔ چنانچہ آخر وقت تک انہوں نے یہ سلسلہ نہیں چھوڑا اور باقاعدہ مسجد میں جا کر نمازیں پڑھتی رہیں۔

(صحیح بخاری ۔کتاب الجمعة ۔باب هل علىٰ من لا يشهد الجمعة غسل ۔۔)

ایک بات تو اس سے یہ پتہ چلی کہ اُس زمانے میں عورتوں میں کس قدر عبادتوں کا شوق تھا۔ دوسرے یہ کہ فرض سے زیادہ کی عبادت ہم نے خاوند کی مرضی کے بغیر نہیں کرنی۔ اگر وہ حکم دے تو رُک جانا ہے۔ کجا یہ کہ دنیاوی معاملات میں بھی خاوند کا کہنا نہ مانا جائے۔ تو دیکھیں یہ کیسی پیاری سموئی ہوئی، اعتدال والی تعلیم ہے جو (۔) کی تعلیم ہے۔

جو عورتیں اپنے خاوندوں کا کہنا ماننے والی ہیں، ان کی خوشی کو اپنی خوشی سمجھنے والی ہیں، اُن کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت اُمِ سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ جو عورت اس حالت میں فوت ہوئی کہ اُس کا خاوند اس سے خوش اور راضی ہے تو وہ جنت میں جائے گی۔

(سنن الترمذی باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأۃ)

تو دیکھیں عورت کو اِس قربانی کا خدا تعالیٰ کتنا بڑا اجر دے رہا ہے۔ ضمانت دے رہا ہے کہ تم اِس دنیا میں اپنے گھروں کو جنت نظیر بنانے کی کوشش کرو اور اگلے جہان میں مَیں تمہیں جنت کی بشارت دیتا ہوں۔

پھر بعض عورتوں کو اپنے گھروں اور سسرال کے حالات کی وجہ سے شکوے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بے صبری کا مظاہرہ کر رہی ہوتی ہیں اور بعض دفعہ تکلیف بڑھنے کے ساتھ ردِعمل بھی اِس قدر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بھی شکوے پیدا ہو جاتے ہیں۔ تو بجائے شکووں کو بڑھانے کے اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے ہوئے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ٹھیک ہے میرے علم میں بھی ہے بعض دفعہ خاوندوں کی طرف سے اس قدر زیادتیاں ہو جاتی ہیں کہ ناقابلِ برداشت ہو جاتی ہیں۔ تو ایسی صورت میں نظام سے، قانون سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اکثر دعا، صدقات اور رویّوں میں تبدیلی سے شکوے کی بجائے اُس کی مدد مانگنے کے لئے اُس کی طرف مزید جُھکنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا:

'' اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کیا کرو اور کثرت سے استغفار کیا کرو''۔

(صحیح مسلم . کتاب الایمان، باب بیان نقصان الایمان بنقص الطاعات..)

یہ نسخہ بھی آزما کر دیکھیں۔ جہاں آپ کی روحانی ترقی ہوگی وہاں بہت سی بلاؤں سے بھی محفوظ رہیں گی۔

پھر جوان لڑکیوں کے حقوق ہیں۔ اس میں بچیوں کے رشتوں کے معاملے ہوتے ہیں۔ گو ماں باپ اچھا ہی سوچتے ہیں سوائے شاذ کے جو بیٹی کو بوجھ سمجھ کر گلے سے اُتارنا چاہتے ہیں۔ بچیوں کو اُن کے رشتوں کے معاملے میں اسلام یہ اجازت دیتا ہے اگر تم پر زبردستی کی جا رہی ہے تو تم نظامِ جماعت سے، خلیفۂ وقت سے مدد لے کر ایسے ناپسندیدہ رشتے سے انکار کردو۔ لیکن یہ اجازت پھر بھی نہیں ہے کہ اپنے رشتے خود ڈھونڈتی پھرو۔ بلکہ رشتوں کی تلاش تمہارے بڑوں کا کام ہے یا نظامِ جماعت کا۔ ہاں پسند ناپسند کا تمہیں حق ہے۔ جس لڑکے کا رشتہ آیا ہے اس کے حالات اگر جاننا چاہو تو جان سکتی ہو۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ دُعا کر کے شرح صدر ہونے پر رشتے طے کرنے چاہئیں۔ رشتوں کے بارے میں آزادی کے نام نہاد دعویدار تو یہ آزادی عورت کو آج دے رہے ہیں، (۔) نے آج سے چودہ سو سال پہلے عورت کی یہ آزادی قائم کردی۔

جیسا کہ ایک حدیث میں آتا ہے کہ ایک صحابی نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک مالدار شخص سے کردیا جس کو لڑکی ناپسند کرتی تھی۔ وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں شکایت لے کر حاضر ہوئی اور کہا کہ یا رسول اللہ! ایک تو مجھے آدمی پسند نہیں۔ دوسرے میرے باپ کو دیکھیں کہ مال کی خاطر نکاح کر رہا ہے۔ میں بالکل پسند نہیں کرتی۔

اب یہ دیکھیں کہ وہاں وہ لڑکی بجائے اس کے کہ شور شرابا کرتی، ادھر اُدھر باتیں کرتی یا گھر سے چلی جاتی وہ سیدھی حضورؐ کے پاس گئی ہے۔ پتہ تھا کہ یہی وہ جگہ ہے جہاں میرے حقوق کی حفاظت ہوگی۔

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تُو آزاد ہے۔ کوئی تجھ پر جبر نہیں ہوسکتا۔ جو چاہے کر۔ عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے باپ کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتی اس سے بھی میرا تعلق ہے۔ مَیں تو اس لئے حاضر ہوئی تھی کہ ہمیشہ کے لئے عورت کا حق قائم کر کے دکھاؤں تا کہ دنیا پر یہ ثابت ہو کہ کوئی باپ اپنی بیٹی کو اُس کی مرضی کے خلاف رخصت نہیں کرسکتا۔ صحابیہ کہتی ہیں کہ اب جب آپ نے حق قائم کردیا ہے تو خواہ مجھے تکلیف پہنچے، مَیں باپ کی خاطر اس قربانی کے لئے تیار ہوں۔

(سنن ابن ماجه ابواب النكاح باب من زوّاج ابنته وهى كارهة، مسند احمد بن حنبل جلد ٦ صفحه 136)

دیکھیں (۔) نے آج سے چودہ سو سال پہلے عورت میں ایسی آزادی کا احساس پیدا کردیا تھا جو مادر پدر آزاد ہونے والی آزادی نہیں تھی بلکہ اُن کے حقوق کا تحفظ تھا کہ اپنے حقوق اپنی ذات کے لئے نہیں لینا چاہتی ہوں بلکہ معاشرے کے کمزور ترین وجود کے حقوق محفوظ کروانا چاہتی ہوں۔ اور اپنی ذات کے متعلق بتا دیا کہ جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے کیونکہ مجھے اپنے باپ سے ایک لگاؤ ہے، ایک تعلق ہے، پیار ہے، محبت ہے۔ اس کی بات باوجودیکہ میری مرضی نہیں پھر بھی مَیں ردّ نہیں کروں گی اور اس رشتے کو قبول کرتی ہوں۔ تو یہ صحابیہ آپ کے لئے ماڈل ہونی چاہئے نہ کہ مغرب کی مصنوعی آزادی کی دعویدار۔ اس

طرز پر چلنے والی بچیاں اپنے خاندانوں کی عزت قائم کرتی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود کی ایک مجلس میں مستورات کا ذکر چل پڑا۔کسی نے ایک سربرآوردہ ممبر کا ذکر سنایا کہ اُس کے مزاج میں اول سختی تھی۔عورتوں کو ایسا رکھا کرتے تھے جیسے زندان میں رکھا کرتے ہیں۔یعنی قید میں رکھا ہوتا ہے۔اور ذرا وہ نیچے اُترتی تو اُن کو مارا کرتے تھے۔لیکن شریعت میں حکم ہے (۔) نمازوں میں عورتوں کی اصلاح اور تقویٰ کے لئے دُعا کرنی چاہیے۔قصاب کی طرح برتاؤ نہ کرے کیونکہ جب تک خدا نہ چاہے کچھ نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ مجھ پر بھی بعض لوگ اعتراض کیا کرتے ہیں کہ عورتوں کو پھراتے ہیں۔ اصل میں بات یہ ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسی بیماری ہے (یعنی حضرت اماں جان کو ایسی بیماری ہے) کہ جس کا علاج پھرانا ہے۔سیر کروانا ہے۔ جب اُن کی طبیعت زیادہ پریشان ہوتی ہے تو بدیں خیال کہ گناہ نہ ہو۔کہا کرتا ہوں کہ چلو پھرا لاؤں۔اور بھی عورتیں ہمراہ ہوتی ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم حاشیہ صفحہ 118۔جدید ایڈیشن)

پھر بعض مرد بعض دفعہ یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ (۔) نے ہمیں عورتوں پر بعض لحاظ سے فوقیت دی ہے اس لئے ہمیشہ اس کو جوتی کی نوک پر سمجھیں۔اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یہ مت سمجھو کہ عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر چیز قرار دیا جائے۔نہیں نہیں ہمارے ہادی کامل رسول ﷺ نے فرمایا ہے (۔) یعنی تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو''۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 403 جدید ایڈیشن)

تو ان باتوں سے واضح ہو گیا کہ عورتوں کا (۔) میں کیا مقام ہے۔

اب مَیں آپ کے سامنے بعض باتیں رکھنا چاہتا ہوں جو اکثر عورتوں میں پائی جاتی ہیں۔کسی میں کم،کسی میں زیادہ۔آزادی کی باتیں تو ہوگئیں لیکن اگر یہ ایک حد سے بڑھ جائیں تو معاشرے پر بھی بُرا اثر ڈالتی ہیں۔یہ ایسی باتیں ہیں جہاں آپ کو اپنی آزادی پر کچھ پابندیاں لگانی پڑیں گی۔ ہر احمدی عورت کو ہر وقت یہ ذہن میں رکھنا چاہئے کہ ہمیں ان بیماریوں سے جو مَیں ذکر کروں گا،بچنا ہے تاکہ اس حسین معاشرے کو قائم کرنے والی ہوں جس کے قائم کرنے سے (۔) کی خوبیاں دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مدد ملے۔بعض ذاتی اور گھریلو قسم کی بُرائیاں ایسی ہیں جو ذاتی ہونے کے ساتھ ساتھ معاشرے پر بھی بُرا اثر ڈالتی ہیں اور جن سے بجائے نیکیوں میں آگے بڑھنے کے برائیوں میں آگے بڑھنے کی دوڑ شروع ہوجاتی ہے۔ مثلاً فخر ومباہات وغیرہ،دکھاوا وغیرہ۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ عورتوں میں چند عیب بہت سخت ہیں اور کثرت سے ہیں۔ایک شیخی کرنا کہ ہم ایسے اور ایسے ہیں پھر یہ کہ قوم پر فخر کرنا کہ فلاں تو کمینی ذات کی عورت ہے یا فلاں ہم سے نیچی ذات کی ہے۔پھر یہ کہ اگر کوئی غریب عورت ان میں بیٹھی ہوئی ہو تو اُس سے نفرت کرتی ہیں اور اس کی طرف اشارہ کردیتی ہیں کہ کیسے غلیظ کپڑے پہنے ہیں۔زیور اس کے پاس کچھ بھی نہیں۔تو یہ بُرائی ایسی ہے جو ذاتی بُرائی تو ہے ہی معاشرے میں بھی بُرائی پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے۔قوم پر فخر ہے کہ ہم سیّد ہیں یا مغل ہیں یا پٹھان ہیں وغیرہ۔تو حضرت اقدس مسیح موعود نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اول تو تین چار پشتوں کے بعد اکثر یہ پتہ ہی نہیں چلتا کہ اصل ذات کیا ہے۔سیّد ہے بھی کہ نہیں۔تو اگر اللہ تعالیٰ تمہاری پردہ پوشی کررہا ہے اور حالات کی وجہ سے ماحول بدلنے سے لوگوں کو پتہ ہی نہیں کہ اصل میں تم کون ہو تو پردہ رہنے دو۔بلاوجہ فخر نہ کرو کہ خدا تعالیٰ کو یہ دکھاوے پسند نہیں ہیں۔ایک غلطی کرکے پھر غلطیوں پر غلطیاں نہ کرتے چلے جاؤ۔

یہاں مجھے ایک واقعہ یاد آگیا کہ ایک سیّد صاحب کو یہ ضد تھی کہ بچیوں کا رشتہ اگر کروں گا تو سیّدوں میں کروں گا۔خیر خدا خدا کرکے ایک رشتہ سیّدوں میں ملا۔جب بارات آئی تو دُولہا کے باپ کو دیکھ کر دُلہن کے والد صاحب بے ہوش ہوگئے۔کیونکہ وہ پارٹیشن سے پہلے اُن کے گاؤں کا میراثی تھا جو پاکستان بننے کے بعد سیّد بن گیا تھا۔تو کسی قسم کی شیخی اور فخر نہیں کرنا چاہئے۔کوئی پتہ نہیں کون کیا ہے۔اور ہوسکتا ہے کہ سیّد صاحب جن کی بیٹی تھی یہ خود بھی چار پشتوں پہلے سیّد نہ ہوں تو شاید اللہ تعالیٰ نے اُن کا غرور توڑنے کے لئے یہ رشتہ کروایا ہو۔اس لئے ہر وقت ہر لحہ استغفار اور خوف کا مقام ہے۔

پھر کپڑوں پر بڑا فخر ہو رہا ہوتا ہے۔اپنے گزشتہ حالات بھول جاتے ہیں۔حال یاد رہ جاتا ہے اور مجلسوں میں بیٹھ کر بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ دیکھو مَیں نے یہ جوڑا اتنے میں بنایا۔پھر شادی بیاہ پر لاکھوں روپے کا ایک ایک جوڑا بنا لیتے ہیں جو ایک یا دو دفعہ پہن کر کسی کام کا نہیں ہوتا۔اُس کا استعمال ہی نہیں کیا جاتا۔چلیں آپ نے یہ فضول خرچی تو کرلی اب اس کو اپنے تک رکھیں۔ پھر اپنے جیسی فضول خرچ عورتوں میں بیٹھ کر دوسروں کا ٹھٹّھا اُڑایا جاتا ہے کہ اُس نے کس قسم کے سستے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔اور پھر مالی لحاظ سے بھی اپنے سے کم حتیٰ کہ رشتے دار کو بھی نہیں بخشتے۔تو یہ فخر، یہ شیخی احمدی عورت میں نہیں ہونی چاہئے۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود قرآنِ کریم کی تعلیم بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''چوتھی قسم ترک شر کے اخلاق میں سے رِفق اور قولِ حسن ہے اور یہ خُلق جس حالتِ طبعی سے پیدا ہوتا ہے اُس کا نام طلاقت یعنی کشادہ روئی ہے۔بچہ جب تک کلام کرنے پر قادر نہیں ہوتا بجائے رفق اور قولِ حسن کے طلاقت دکھلاتا ہے۔یہی دلیل اس بات پر ہے کہ رفق کی جڑ جہاں سے یہ شاخ پیدا ہوتی ہے طلاقت ہے۔طلاقت ایک قوت ہے اور رفق ایک خُلق ہے جو اس قوت کو محل پر استعمال کرنے سے پیدا ہوجاتا ہے۔اس میں خدائے تعالیٰ کی تعلیم یہ ہے''۔اس کا ترجمہ میں پڑھ دیتا ہوں کہ ''یعنی لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے۔ہوسکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔بعض عورتیں بعض عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ہوسکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا وہی اچھی ہوں۔اور عیب مت لگاؤ۔اپنے لوگوں کے بُرے بُرے نام مت رکھو۔بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں۔اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہوگا اور کان،آنکھ،دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔روحانی خزائن جلد نمبر 10 صفحہ 350)

یہ سورۃ بنی اسرائیل کی آیات کا ترجمہ ہے۔

پس یہ بڑے استغفار کا مقام ہے کہ اگر پوچھا جانے لگا تو پتہ نہیں اعمال اس قابل ہیں بھی نہیں کہ بخشش ہو۔اس لئے ہمیشہ استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ اُس کا فضل مانگنا چاہئے۔

پھر عورتوں میں ایک بیماری زیور کی نمائش کی ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ زیور عورت کی زینت ہے اور زینت کی خاطر وہ پہنتی ہے اور اس کی اجازت بھی ہے لیکن اس زینت کی نمائش ہر جگہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔اللہ کے رسول ﷺ نے بھی اس کی حدود متعین کی ہیں۔

حدیث میں آتا ہے کہ حضرت حذیفہؓ کی ہمشیرہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطاب کیا اور فرمایا! اے عورتو !تم چاندی کے زیور کیوں نہیں بنواتیں؟ سنو !کوئی بھی ایسی عورت جس نے سونے کے زیور بنائے اور وہ انہیں فخر کی خاطر عورتوں کو یا اجنبی مردوں کو دکھاتی پھرتی ہو تو اس عورت کو اُس کے فعل کی وجہ سے عذاب دیا جائے گا۔

(سنن النسائی کتاب الزینۃ من السنن ۔الکراھیۃ للنساء فی اظھار الحلی والذھب)

اُمّ المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ اس دوران کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے۔مُزَینہ قبیلہ کی ایک عورت بڑے ناز و ادا سے زیب و زینت کئے ہوئے مسجد میں داخل ہوئی۔اس پر نبی ﷺ نے فرمایا! اے لوگو! اپنی عورتوں کو زیب و زینت اختیار کرنے اور مسجد میں ناز و ادا سے مٹک مٹک کر چلنے سے منع کرو۔بنی اسرائیل پر صرف اس وجہ سے لعنت کی گئی کہ ان کی عورتوں نے زیب و زینت اختیار کرکے ناز ونخرے کے ساتھ مسجدوں میں اِترا اِترا کر آنا شروع کردیا تھا۔

(سنن ابن ماجہ ،کتاب الفتن ،باب فتنۃ النساء)

اس حدیث سے یہ پتہ چلا کہ نمائش کی خاطر اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے تمہیں عورتوں میں بھی زیور اس طرح اظہار کے ساتھ دکھانے کی ضرورت نہیں جس سے معاشرے میں فساد پیدا ہو جائے۔ ٹھیک ہے تم نے زیور پہن لیا۔جب فنکشن ہو رہے ہوں تو عورت کی عورت پر نظر پڑ جاتی ہے۔اس کے زیور کی، اُس کے کپڑوں کی تعریف بھی کردیتی ہیں یہاں تک تو ٹھیک ہے۔لیکن جس نے نیا زیور بنایا ہو وہ دوسری عورتوں کو بُلا بُلا کر دکھائے کہ دیکھو یہ زیور مَیں نے اتنے میں بنایا ہے تمہیں بھی پسند آیا تم بھی بناؤ، اپنے خاوند سے کہو کہ بنوا کردے۔تو بہت سی کمزور طبع عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ایسی عورتوں کی باتوں میں آجاتی ہیں اور اپنے خاوندوں پر زور دیتی ہیں کہ مجھے بھی بنا کردو۔اگر اُن کے خاوند میں اتنی طاقت نہ ہو کہ وہ زیور بنا سکے تو پھر دو ہی صورتیں ہوتی ہیں یا تو گھروں میں فساد پڑجاتے ہیں،میاں بیوی کے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں یا پھر یہ ہوتا ہے کہ خاوند قرض لے کر بیوی کی خواہش کو پورا کرتا ہے۔لیکن پھر ان قرضوں کی وجہ سے اعصاب زدہ ہوجاتا ہے کیونکہ آج کل کے اس دور میں جب ہر جگہ مہنگائی کا دور ہے ہر قسم کی خواہش پوری کرنا ہر خاوند کے بس کی بات نہیں ہوتی۔تو نمود ونمائش کرنے والیوں کو بھی خوفِ خدا کرنا چاہئے لوگوں کے گھر نہ اُجاڑیں اور کم طاقت والی عورتیں بھی صرف دنیاداری کی خاطر اپنے گھروں کو جہنم نہ بنائیں۔

پھر اس حدیث میں آگے یہ فرمایا کہ...... تو عبادت کی جگہ ہے۔ یہاں ایسی عورتوں کو نہیں آنا چاہئے جن کا مقصد صرف نمود ونمائش ہو۔ ...... ہے، کوئی فیشن ہال نہیں ہے۔ یہاں عبادت کی غرض سے جاتے ہیں۔اس لئے یہاں جب آؤ تو خالصتاً اللہ کی خاطر اُس کی عبادت کرنے کی خاطر یا اُس کا دین سیکھنے کی خاطر آؤ۔یہی رویہ، یہی طریق جماعتی فنکشن میں، اجلاسوں میں اجتماعوں وغیرہ پر بھی ہونا چاہئے۔یہ بھی اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ بہت سی عورتیں ایسی ہیں جو الحمدللہ جذبہ ایمانی سے سرشار ہیں اور قربانی کی ایسی اعلیٰ مثالیں قائم کرتی ہیں کہ جن کی نظیر نہیں ملتی اور اپنے زیور اُتار اتار کر جماعت کے لئے پیش کرتی ہیں۔مختلف چندوں میں،تحریکوں میں دیتی ہیں۔لیکن وہ جو نمود ونمائش کی طرف چل پڑی ہیں، دنیاداری میں پڑ گئی ہیں وہ خود اپنے آپ کو دیکھیں اور اپنا محاسبہ کریں۔ پھر یہ ہے کہ بعض عورتوں کو دوسروں کی ٹوہ میں رہنے کی عادت ہوتی ہے۔ باتیں سُننے کے لئے تجسّس ہوتا ہے۔اس کوشش میں لگی رہتی ہیں کہ کسی طرح کوئی بات پتہ لگ جائے۔لیکن پوری طرح اس بات کا علم تو نہیں پاسکتیں۔نتیجۃً یہ ہوتا ہے کہ بدظنی پیدا

ہوتی ہے۔ پھر ایک نیا فساد شروع ہو جاتا ہے۔ پھر اس بدظنی کے نتیجے میں بغض، کینے، حسد شروع ہو جاتے ہیں۔ پھر اپنے دلوں سے نکل کر اپنے گھر والوں کے دلوں میں یہ حسد اور کینے چلے جاتے ہیں۔ پھر ماحول پر اثر انداز ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا نہ ختم ہونے والا ایک فساد شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ بدظنی سے بچو۔

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ظن سے بچو کیونکہ ظن سب سے جھوٹی بات ہے۔ اور تجسس نہ کرو اور کسی بات کی ٹوہ میں نہ لگے رہو اور دنیا طلبی میں نہ پڑو اور تم حسد نہ کرو اور تم بُغض نہ رکھو اور باہمی اختلاف میں مبتلا نہ ہو جاؤ اور اے اللہ کے بندو! بھائی بھائی بن جاؤ۔

(مسلم۔ باب تحریم الظن، بخاری کتاب الادب)

حضرت اقدس مسیح موعود اس سلسلہ میں عورتوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''غیبت کرنے والے کی نسبت قرآنِ کریم میں ہے کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے''۔

فرمایا کہ: ''عورتوں میں یہ بیماری بہت ہے۔ آدھی رات تک بیٹھی غیبت کرتی ہیں اور پھر صبح اُٹھ کر وہی کام شروع کر دیتی ہیں۔ لیکن اس سے بچنا چاہئے۔ عورتوں کی خاص سورۃ قرآنِ شریف میں ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مَیں نے بہشت میں دیکھا کہ فقیر زیادہ تھے اور دوزخ میں دیکھا کہ عورتیں بہت تھیں''۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 29۔ جدید ایڈیشن)

اللہ تعالیٰ احمدی عورت کو اس سے محفوظ رکھے۔

ایک اور اہم بات جس کی اس زمانے میں خاص طور پر بہت ضرورت ہے، وہ پردہ ہے۔ اور یہ پردہ عورتوں کے لئے بھی ضروری ہے اور مردوں کے لئے بھی۔ اس لئے غضِ بصر کا حکم ہے۔ غضِ بصر ہے کیا؟ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''خدا کی کتاب میں پردہ سے یہ مُراد نہیں کہ فقط عورتوں کو قیدیوں کی طرح حراست میں رکھا جائے۔ یہ اُن نادانوں کا خیال ہے جن کو (۔) طریقوں کی خبر نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ عورت مرد دونوں کو آزاد نظراندازی اور اپنی زینتوں کے دکھانے سے روکا جائے کیونکہ اس میں دونوں مرد اور عورت کی بھلائی ہے۔ بالآخر یہ بھی یاد رہے کہ خوابیدہ نگاہ سے غیر محل پر نظر ڈالنے سے اپنے تئیں بچا لینا اور دوسری جائز النظر چیزوں کو دیکھنا اس طریق کو عربی میں غضِ بصر کہتے ہیں''۔ یعنی نیم آنکھ سے دیکھنا۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی۔ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 344)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:

''یہ زمانہ ایک ایسا زمانہ ہے اگر کسی زمانے میں پردے کی رسم نہ ہوتی تو اس زمانے میں رسم ضرور ہونی چاہئے''۔ فرمایا کہ اگر کسی زمانے میں پردے کی ضرورت نہ بھی ہوتی تو اس زمانے میں ضرور ہونی چاہئے۔ ''کیونکہ یہ کل جُگ ہے''۔ یعنی آخری زمانہ ہے۔ ''اور زمین پر بدی اور فسق و فجور اور شراب خوری کا زور ہے اور دلوں میں دہریہ پن کے خیالات پھیل رہے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام کی عظمت دلوں سے اُٹھ گئی ہے۔ زبانوں پر سب کچھ ہے اور لیکچر بھی منطق اور فلسفہ سے بھرے ہوئے ہیں مگر دل روحانیت سے خالی ہیں۔ ایسے وقت میں کب مناسب ہے کہ اپنی غریب بکریوں کو بھیڑیوں کے بنوں میں چھوڑ دیا جائے''۔

یہاں عورت کو بکریوں سے اور بھیڑیے کو گندہ معاشرے سے تشبیہ دی ہے۔ دیکھ لیں اب ہم حضرت اقدس مسیح موعود کی زندگی کے زمانے سے مزید سو سال آگے چلے گئے ہیں تو اب اس کی کس قدر ضرورت ہے۔ نہ مغرب محفوظ ہے اور نہ مشرق محفوظ ہے۔ ذرا گھر سے باہر نکل کر دیکھیں تو جو کچھ حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا ہے آپ کو نظر آ جائے گا۔ پھر بے احتیاطی کیسی ہے۔ لاپرواہی کیسی ہے۔ سوچیں غور کریں اور اپنے آپ کو سنبھالیں۔ لیکن بعض مرد زیادہ سخت ہو جاتے ہیں ان کو بھی یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ قید کرنا مقصد نہیں ہے، پردہ کرانا مقصد ہے۔

اس بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

''قرآن (۔) مردوں اور عورتوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ غضِ بصر کریں۔ جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے ہی نہیں تو محفوظ رہیں گے۔ یہ نہیں کہ انجیل کی طرح یہ حکم دے دیتا کہ شہوت کی نظر سے نہ دیکھ۔ افسوس کی بات ہے کہ انجیل کے مصنف کو یہ بھی معلوم نہیں ہوا کہ شہوت کی نظر کیا ہے۔ نظر ہی تو ایک ایسی چیز ہے جو شہوت انگیز خیالات کو پیدا کرتی ہے۔ اس تعلیم کا جو نتیجہ ہوا ہے وہ ان لوگوں سے مخفی نہیں ہے جو اخبارات پڑھتے ہیں۔ اُن کو معلوم ہوگا کہ لندن کے پارکوں اور پیرس کے ہوٹلوں کے کیسے شرمناک نظارے بیان کئے جاتے ہیں۔

(۔) پردہ سے یہ ہرگز مُراد نہیں ہے کہ عورت جیل خانہ کی طرح بند رکھی جاوے۔ قرآن شریف کا مطلب یہ ہے کہ عورتیں ستر کریں۔ وہ غیر مرد کو نہ دیکھیں۔ جن عورتوں کو باہر جانے کی ضرورت تمدنی امور کے لئے پڑے ان کو گھر سے باہر نکلنا منع نہیں ہے۔ وہ بیشک جائیں لیکن نظر کا پردہ ضروری ہے۔ مساوات کے لئے عورتوں کے نیکی کرنے میں کوئی تفریق نہیں رکھی گئی ہے اور نہ اُن کو منع کیا گیا ہے کہ وہ نیکی میں مشابہت نہ کریں۔ (۔) نے یہ کب بتایا ہے کہ زنجیر ڈال کر رکھو۔ (۔) شہوات کی بِنا کو کاٹتا ہے۔ یورپ کو دیکھو کیا ہو رہا ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ کتوں اور کتیوں کی طرح زنا ہوتا ہے اور شراب کی اس قدر کثرت ہے کہ تین میل تک شراب کی دکانیں چلی گئی ہیں۔ یہ کس تعلیم کا نتیجہ ہے؟ کیا پردہ داری یا پردہ دری کا۔''

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 297)

حضرت اقدس مسیح موعود، حضرت اماں جان کو کس حد تک پردہ کرواتے تھے یا کیا طریق تھا۔ اس بارہ میں روایت ہے کہ

''حضرت اماں جان کی طبیعت کسی قدر ناساز رہا کرتی تھی۔ آپ نے ڈاکٹر صاحب سے مشورہ فرمایا کہ اگر وہ ذرا باغ میں چلی جایا کریں تو کچھ حرج تو نہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ اس پر اعلیٰ حضرت نے فرمایا:

''دراصل مَیں تو اس لحاظ سے کہ معصیت نہ ہو کبھی کبھی گھر کے آدمیوں کو اس لحاظ سے کہ شرعاً جائز ہے اور اس پر کوئی اعتراض نہیں رعایت پردہ کے ساتھ باغ میں لے جایا کرتا تھا اور میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہیں کرتا۔ حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ بہار کی ہوا کھاؤ۔ گھر کی چار دیواری کے اندر ہر وقت بند رہنے سے بعض اوقات کئی قسم کے امراض حملہ کرتے ہیں۔ علاوہ اس کے آنحضرت ﷺ حضرت عائشہؓ کو لے جایا کرتے تھے۔ جنگوں میں حضرت عائشہ ساتھ ہوتی تھیں۔ پردہ کے متعلق بڑی افراط تفریط ہوئی ہے۔ یورپ والوں نے تفریط کی ہے اور اب ان کی تقلید سے بعض نیچری بھی اسی طرح چاہتے ہیں۔ حالانکہ اس بے پردگی نے یورپ میں فسق و فجور کا دریا بہا دیا ہے۔ اور اس کے بالمقابل بعض (۔) افراط کرتے ہیں کہ کبھی عورت گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں حالانکہ ریل پر سفر کرنے کی ضرورت پیش آ جاتی ہے۔ غرض ہم دونوں قسم کے لوگوں کو غلطی پر سمجھتے ہیں جو افراط اور تفریط کر رہے ہیں''۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ: 557)

پس خلاصۃً بعض اہم امور مَیں نے بیان کر دئے اور وقت کی رعایت کے ساتھ اتنا ہی بیان ہو سکتا تھا۔ بہت سی باتیں میں نے چھوڑ بھی دی ہیں یا مختصراً بیان کی ہیں۔ ان سے آپ کو بخوبی اندازہ ہو گیا ہوگا کہ (۔) جو پابندیاں عورتوں پر لگاتا ہے یا بعض احکام کا پابند کرتا ہے وہ ایک تو آپ کی عزت، احترام اور تکریم پیدا کرنا چاہتا ہے۔ دوسرے معاشرہ کو پاک اور جنت نظیر بنانا چاہتا ہے۔ فسادوں کو مٹانا چاہتا ہے۔ آپ جائزہ لے لیں جہاں بھی مردوں اور عورتوں کی، چاہے وہ عزیز رشتہ دار ہی ہوں، بے حیا مجالس ہیں وہاں سوائے فساد کے اور کچھ نہیں۔ اور اگر مغرب اس کو عورت کی آزادی کے سلب کرنے کا نام دیتا ہے تو دیتا رہے۔ آپ یک زبان ہو کر کہیں کہ اگر یہ بے حیائی ہی تمہاری آزادی ہے تو اس آزادی پر ہزار لعنت ہے۔ ہم تو صالحات میں سے ہیں اور صالحات ہی رہنا چاہتی ہیں۔ تم نے بھی اگر اپنی عزتوں کی حفاظت کرنی ہے، اپنا احترام معاشرے میں قائم کرنا ہے تو آؤ اور اس حسین تعلیم کو اپناؤ۔ خدا کرے کہ یہ نام نہاد آزادی کی چکاچوند چاہے وہ مغرب میں ہو یا مشرق میں کبھی آپ کو متاثر کرنے والی نہ ہو اور جماعت میں صالحات اور عابدات پیدا ہوتی چلی جائیں۔ اے اللہ تو ہمیشہ ہماری مدد فرما۔ آمین

☆......☆......☆

آج کے مسلمانوں کی مکی زندگی

عبدالقادر حسن لکھتے ہیں۔

مسلمانوں پر طاقتور امریکی یلغار کا جواب طاقت سے نہیں دیا جا سکتا لیکن حکمت سے دیا جا سکتا ہے۔ ......امت اس وقت آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مکی زندگی کے دور سے گزر رہی ہے جب کفار مکہ غالب تھے اور مسلمان کمزور اور مظلوم۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دور صبر وتحمل اور برداشت کے ساتھ گزارا اور خاموشی کے ساتھ اپنی طاقت میں اضافے کی کوشش فرماتے رہے۔ پھر وہ دور آ گیا جب یہ شہر حضورؐ کی پناہ گاہ میں تھا۔ مسلمانوں پر آج یہی دور گزر رہا ہے۔ کفار ان کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور اپنی پوری قوت کے ساتھ ان پر حملہ آور ہیں۔ ان کے گھروں کو برباد کر رہے ہیں۔ ان کی زندگیوں کو تلف کر رہے ہیں ان کی عزتوں سے کھیل رہے ہیں اور یہ اعلان کر رہے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے ایمان کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دیں گے اور انہیں لاچار کر دیں گے تاکہ وہ کبھی ان کے سامنے اٹھ نہ سکیں۔ امریکہ اس وقت دنیا کی واحد بڑی طاقت بنا ہوا ہے اور اس کی یہ حیثیت کسی کو پسند نہیں ہے۔ سوویت یونین جس کو وہ ختم کر کے اس مقام پر پہنچا ہے اور ''میرے سوا کوئی نہیں'' کا نعرہ متکبرانہ بلند کر رہا ہے اس کا قدرتی طور پر سب سے زیادہ غصہ روس کو ہے۔ یورپی یونین بھی اس پر خوش نہیں ہے اور اس کے ممالک امریکہ کو یہ منفرد مقام دینے پر تیار نہیں ہیں۔ چین بھی ظاہر ہے کہ امریکہ کو بنظر دشمن دیکھتا ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ امریکہ سے باہر کی دنیا امریکہ کی اس پوزیشن کو تسلیم کرنے پر دل سے تیار نہیں ہے تو غلط نہیں ہوگا۔ ....اس وقت امریکہ کے خلاف مزاحمت مسلمانوں کی طرف سے ہو رہی ہے کیونکہ امریکی جارحیت کے زخم ان کو لگ رہے ہیں لیکن فی الوقت مسلمان یکہ وتنہا ہیں غیر امریکہ ممالک تو اپنی جگہ، خود مسلمان حکمران بھی امت کے ساتھ نہیں ہیں اور امریکہ سے بھرپور تعاون کر رہے ہیں لیکن مسلمانوں کی صفوں میں امریکہ کے خلاف جو مزاحمتی گروہ تیار ہیں وہ اپنی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور وہ وقت دور نہیں جب امریکہ کی یہ منفرد حیثیت ختم کرنے کے لئے مسلمان مجاہدین کی بیرونی امداد شروع ہو جائے۔ اس کمال مرتبت دانشور کے خیال میں حکمت عملی یہ ہے کہ مسلمان حضورؐ کی مکی زندگی کو ذہن میں رکھیں اور اسی لائحہ عمل کو اختیار کریں جو اس دور کے مظلوم مسلمانوں نے اختیار کیا تھا۔ دوسرے یہ کہ وہ وقت دور نہیں جب مسلمانوں کی مزاحمتی تحریکیں تنہا نہیں رہیں گی اور پھر وہ وقت بھی کچھ زیادہ دور نہیں جب امریکہ کی یہ منفرد طاقت ور حیثیت وہ نہیں رہے گی جو اس وقت موجود ہے۔

(حوالہ جنگ 12/جون 2004ء)

اے اللہ اصل زندگی تو آخر کی زندگی ہے۔ تو مہاجرین اور انصار کو بخش دے۔ (حدیث نبوی)

غزل

ساتِ سمندر پار کسی کی ہلکی سی آواز
بن جاتی ہے روحوں کی بیتابی کی ہمراز

پَر والوں کو لے ڈوبا ہے کس بَل کا احساس
وہ کیا جانیں، وہ کیا سمجھیں، بے پَر کی پرواز

میں نے پاؤں پاؤں چل کر منزل پانا چاہی
تو نے دی رفتار کو تیزی وہ بھی بے انداز

یوں لگتا ہے راتوں رات بہت کچھ ادلا بدلا
یوں لگتا ہے میرے عجز کا ہے یہ کوئی راز

ایک اکیلا آج کروڑوں کی صورت میں جھلکا
تیرے منہ کی ہر اک بات ازل سے ہے اعجاز

میرے شہر کے کوچے کوچے میں ہے ایک صلیب
میرے شہر میں دارو گیر ہے جینے کا انداز

لہروں لہروں تیر کے ہم طوفانوں سے ٹکرائے
ہر منجدھار کو غور سے دیکھ کے جانا، خانہ ساز

سچی بات کی خوشبو ہر سو ہر دم پھیلتی جائے
جھوٹ اکیلا رہ جاتا ہے بے دم، بے دمساز

میرے زخموں سے آتی ہے پھولوں کی خوشبو
میرے آنسو ہیں دَرپَردہ خوشیوں کے غمّاز

کاش نسیمؔ زمانہ ہم سے مل کر چلتا جائے
دنیا بھر کی خدمت اپنی خدمت کا ہے راز

نسیمؔ سیفی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نتیجہ امتحان مجلس انصاراللہ پاکستان

قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ پاکستان کے زیراہتمام منعقد کئے جانے والے امتحان سہ ماہی سوم 2005ء میں پاکستان بھر سے 539 مجالس کے 8322 انصار نے شمولیت کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 140۔ انصار نے یہ امتحان خصوصی گریڈ اے میں پاس کیا۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اراکین کے نام درج ذیل ہیں۔

اول: ۔مکرم منور احمد تنویر صاحب دارالصدر شرقی (ب) ربوہ

دوم: 1۔مکرم عبدالمالک صاحب دارالنصر شرقی ربوہ

2۔ملک عبدالمنان محمود شاہکوٹی صاحب نارتھ کراچی

سوم: 1۔ملک محمود احمد اعوان صاحب ڈیرہ اسماعیل خان

2۔مکرم ناصر احمد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ

3۔مکرم محمد توفیق صاحب مغل پورہ لاہور

اللہ تعالیٰ ان سب کیلئے یہ اعزاز مبارک کرے اور جملہ اراکین کے علم وفضل میں ترقیات عطا کرے۔ آمین

(قائد تعلیم ۔مجلس انصاراللہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

مکرم طارق محمود جاوید صاحب نائب ناظر مال آمد ربوہ تحریر کرتے ہیں محترمہ محمودہ انور صاحبہ زوجہ مکرم محمد انور صاحب صدر جماعت احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور مورخہ 9 جنوری 2006ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اگلے روز لاہور میں نماز جنازہ محترم مولانا بشیرالدین احمد صاحب نے پڑھائی اور اسی دن بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ بہت دعا گو ملنسار اور مہمان نواز خاتون تھیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم حافظ کرامت اللہ ظفر صاحب دارالعلوم غربی تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم نعمان احمد چیمہ صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو مورخہ 25 دسمبر 2005ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام ''ذیشان احمد'' عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم ناصر احمد چیمہ صاحب سیکرٹری امور عامہ دارالیمن شرقی کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب دارالعلوم غربی خلیل کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح اور خادم دین بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم محمد اختر چیمہ صاحب لینڈ ریکلیمیشن آفیسر (ر) فیصل آباد تحریر کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے میری بیٹی مکرمہ مبشرہ ہما طاہر صاحبہ اہلیہ مکرم مقبول احمد طاہر صاحب آف امریکہ کو اپنے فضل سے مورخہ 18 جنوری 2006ء کو ایک بیٹی کے بعد بیٹا عطا کیا ہے نومولود کا نام ایان طاہر تجویز ہوا ہے۔ بچہ محترم چوہدری محمد اسلم شاکر صاحب آف ونڈسر کینیڈا کا پوتا ہے۔ اور وقف نو میں شامل ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک، سعادت مند، باعمر خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

انصاف واچ ہاؤس سیل اینڈ سروس
خوبصورت معیاری، وال کلاک، کلائی کی گھڑیاں، الارم ٹائم پیس
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ PP:6213760

کوالٹی جیولری میں با اعتماد نام
رحیم جیولرز
نور مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ 047-6215045

زود جام عشق قیمت فی ڈبی -/400 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434 فیکس: 6213966

ربوہ میں پہلا شادی ہال
گوندل بینکوئیٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
بکنگ جاری ہے
گولبازار ربوہ
047-6212758
047-6212265
0300-7704354
0333-6569259
0333-6508342

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعہ 27 جنوری 2006ء

12-30 a.m	لقاءمع العرب
1-30 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
1-50 a.m	ترجمۃ القرآن
3-00 a.m	المائدہ
3-30 a.m	گلشن وقف نو
5-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
6-15 a.m	فرانسیسی سروس
6-40 a.m	لقاءمع العرب
7-50 a.m	تعارف
8-50 a.m	ملاقات
9-50 a.m	انٹرویو
11-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
12-05 p.m	چلڈرنز کلاس
1-10 p.m	فرانسیسی سروس
1-30 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس
2-05 p.m	ملاقات
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-15 p.m	سرائیکی سروس
5-00 p.m	تلاوت، درس، خبریں
6-00 p.m	بنگلہ ملاقات
7-15 p.m	سیرت صحابہ رسول ﷺ
8-25 p.m	خطبہ جمعہ
9-05 p.m	تعارف
10-10 p.m	فرانسیسی سروس
11-15 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
11-45 p.m	عربی سروس

ہفتہ 28 جنوری 2006ء

12-50 a.m	لقاءمع العرب
1-50 a.m	تعارف
2-55 a.m	خطبہ جمعہ
3-55 a.m	ملاقات
5-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 a.m	چلڈرنز کارنر
6-40 a.m	لقاءمع العرب
7-50 a.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
8-20 a.m	خطبہ جمعہ
9-20 a.m	مشاعرہ
10-25 a.m	آسٹریلیا کا تعارف
11-00 a.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
12-15 p.m	بچوں کا پروگرام
1-15 p.m	کہکشاں
2-50 p.m	خطبہ جمعہ
3-55 p.m	انڈونیشین سروس
5-00 p.m	تلاوت، خبریں
6-00 p.m	بنگلہ سروس
7-00 p.m	انتخاب سخن
8-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-15 p.m	مشاعرہ
10-15 p.m	سوال وجواب
11-15 p.m	عربی سروس

اتوار 29 جنوری 2006ء

12-20 a.m	لقاءمع العرب
1-20 a.m	تعارف
1-50 a.m	چلڈرنز کلاس
2-50 a.m	مشاعرہ
3-55 a.m	خطبہ جمعہ
5-00 a.m	تلاوت، درس، خبریں
6-15 a.m	عربی سروس
6-40 a.m	لقاءمع العرب
7-40 a.m	خطبہ جمعہ
8-50 a.m	سوال وجواب
10-00 a.m	پیارے مہدی کی پیاری باتیں
11-05 a.m	تلاوت، درس، خبریں
12-10 p.m	بچوں کا پروگرام
1-20 p.m	عربی سیکھئے
1-40 p.m	تقریر
2-05 p.m	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
2-30 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	سپینش سروس
5-00 p.m	تلاوت، درس حدیث، خبریں
6-05 p.m	بنگلہ سروس
7-05 p.m	خطبہ جمعہ
8-10 p.m	دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
8-35 p.m	سفر بذریعہ ایم ٹی اے
9-00 p.m	سوال وجواب
10-05 p.m	چلڈرنز کلاس
11-15 p.m	عربی سیکھئے
11-45 p.m	عربی سروس

ملکی اخبارات سے خبریں

وزیراعظم شوکت عزیز اور صدر بش کے درمیان ملاقات۔ وزیراعظم شوکت عزیز نے اپنے دورہ امریکہ کے موقع پر صدر بش سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں دہشت گردی کے خلاف قریبی تعاون پر اتفاق کیا گیا۔ دوطرفہ ملاقات میں صدر بش نے کہا کہ پاکستان ہمارا دوست ملک ہے اس دوستی کو آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے امسال مارچ میں پاکستان اور بھارت کے دورے کی تصدیق کی۔ وزیراعظم نے ملاقات میں دورہ صدر بش کے موقع پر کشمیر کا ایشو اٹھانے پر زور دیا۔ اور امید ظاہر کی کہ صدر بش کا پاک بھارت دورہ بہت اہم ہوگا۔

صدر مشرف سوئٹزر لینڈ پہنچ گئے۔ صدر جنرل مشرف ناروے کے دورہ کے بعد سوئٹزر لینڈ پہنچ گئے جہاں وہ سوئس حکام سے دوطرفہ ملاقات میں اہم امور پر بات چیت کریں گے۔ صدر نے اس سے قبل ناروے میں ٹیلی نور کے ہیڈ کوارٹر کا دورہ کیا اور ٹیلی کمیونیکیشن کی ایک کانفرنس میں شرکت کی۔ اس کانفرنس کا انعقاد صدر مشرف کی خواہش پر کیا گیا تھا۔ ٹیلی نور دنیا کی GSM کمیونیکیشن کی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ اس موقع پر صدر مشرف نے ٹیلی نور کے چیئرمین سے ملاقات بھی کی۔

شاہ عبداللہ دہلی میں۔ سعودی فرمانروا شاہ عبداللہ بھارت کے دورہ کے لئے دہلی پہنچ گئے ہیں۔ جہاں وہ دیگر معاملات کے ساتھ ساتھ پاک بھارت تعلقات پر بھی بات چیت کریں گے۔

امریکی سفیر کو جھاڑ پلا دی۔ وزیر مملکت برائے دفاع زاہد حامد نے کہا ہے کہ باجوڑ واقعہ کے رونما ہونے کے بعد وزیر خارجہ خورشید محمود قصوری نے امریکی سفیر کو بلا کر جھاڑ پلا دی تھی۔ یہ پہلا موقعہ تھا کہ کسی پاکستانی نے امریکی سفیر کو کھینچا ہے۔

عراق میں 2 امریکیوں سمیت 17 ہلاک۔ عراق میں بم دھماکوں، فائرنگ اور جھڑپ سمیت تشدد کے مختلف واقعات میں 2/امریکی فوجی، پانچ پولیس اہلکار اور 4 بچوں سمیت 17/افراد ہلاک ہو گئے۔ 23 رضا کاروں کی نعشیں بغداد کے قریب کھلے علاقے سے ملی ہیں۔

ٹوسٹروک رکشہ پر پابندی۔ صوبائی دارالحکومت نے 6۔اہم سڑکوں پر ٹوسٹروک رکشہ چلنے پر پابندی لگا دی ہے جو یکم فروری سے لاگو ہوگی۔

165 سال کی عمر میں انتقال۔ پسرور کے ایک گاؤں کوٹلی حاجی پورہ میں دنیا کا معمر ترین شخص محمد شفیع 165 سال کی عمر میں انتقال کر گیا۔ اس کے سر کے سفید بال دوبارہ کالے ہو گئے تھے اور دانت بھی دوبارہ نکل آئے تھے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 26 جنوری 2006ء

طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:03
زوال آفتاب	12:21
غروب آفتاب	5:39

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم شفیق احمد صاحب گھمن نمائندہ مینیجر الفضل توسیع اشاعت و بقایا جات کی وصولی کیلئے ضلع لاہور وقصور کے دورہ پر ہیں۔ تمام احباب جماعت سے تعاون کی بھرپور درخواست ہے۔

پرانے امراض کا علاج
ہومیوپیتھی
ہومیوڈاکٹر پروفیسر محمد اسلم سجاد۔ ربوہ
047-6212694 0333-6717938

شادی بیاہ اور بیرون ملک عزیزوں کیلئے آپ کا انتخاب
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
ایک دام
اعلیٰ مردانہ کوالٹی

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
Mob: 0320-4893942
دوکان: 04524-214681
رہائش: 04524-214228-213051

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

C.P.L 29-FD

SHARIF
JEWELLERS
047-6212515-047-6214750

الاحمد الیکٹرک سٹور
ہر قسم کا اعلیٰ معیار کا سامان بجلی دستیاب ہے
سپیشلسٹ۔ ڈسٹری بیوشن بکس۔ واٹر ن روڈ
042-666-1182
0333-4277382
موبائل 0333-4398382

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
0333-6526292 موبائل 6213158